سلسلہ نمبر ۲۰

''الحامد ٹرسٹ'' نزد جامعہ مدنیہ جدید رائیونڈ روڈ لاہور کی جانب سے شیخ المشائخ محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بعض اہم خطوط اور مضامین کو سلسلہ وار شائع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے جو تا حال طبع نہیں ہو سکے جبکہ ان کی نوع بنوع خصوصیات اس بات کی متقاضی ہیں کہ افادۂ عام کی خاطر اِن کو شائع کر دیا جائے۔اسی سلسلہ میں بعض وہ مضامین بھی شائع کیے جائیں گے جو بعض جرائد واخبارات میں مختلف مواقع پر شائع ہو چکے ہیں تاکہ ایک ہی لڑی میں تمام مضامین مرتب و یکجا محفوظ ہو جائیں۔(ادارہ)

مروان اور یزید ؟

۸۶ء

محترم ومکرم دام مجدکم !

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ایک صاحب نے ایک چارٹ بنایا تھا جس میں مروان اور یزید کو خلفاء اور بارہ اماموں میں شمار کیا تھا۔ لَافَتٰی اِلَّا مُحَمَّدٌ کی جدت بھی کی تھی اور بھی کچھ سوالات تھے۔ان کے جواب میں یہ خط لکھا گیا ہے : .... حامد میاں

۸۶ء

محترم ومکرم .... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

آپ کا خط موصول ہوا۔خوشی ہوئی کہ جو بات سمجھ میں نہ آئے وہ آپ پوچھ لیتے ہیں۔آپ کے خط میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اسم گرامی کے ساتھ امام کا لفظ ہے، حضرت امام صدیق آپ نے لکھا ہے۔ چاہے امام کا لفظ شیعوں کے جواب کے لیے کتنا بھی بڑا کیوں نہ ہو مگر طبعیت کو کچھ اچھا نہیں لگا۔وہ خلیفۂ رسول اللہ ﷺ تھے اور اِس سے بڑا مقام اس اُمت میں کوئی نہیں۔میرے خیال میں اگر آپ امام کا لفظ لکھنا چاہیں تو ''خلیفۃ رسول اللہ ﷺ امام الامۃ ابوبکر الصدیق'' لکھا کریں۔

(۲)'' لَا فَتٰی اِلَّا مُحَمَّدٌ '' کچھ بھلا نہیں لگتا۔ رسول اللہ ﷺ کا مقام اِس سے بہت بلند ہے کہ آپ کے لیے فتی کا لفظ استعمال کیا جائے۔ اس کا مفہوم ایسا ہے جیسے جوان یا جوان پٹھا، کسی نو جوان کو داد دینے کے لیے کہا جائے۔ میں نے لَا فَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ لَا سَیْفَ اِلَّا ذُو الْفَقَارِ کی روایت نہیں دیکھی۔ اگر آپ سے دیوبندی علماء اور اہلِ حدیث نے کہا ہے کہ یہ روایت ہے، تو ٹھیک ہی کہا ہوگا۔ اسے آپ اسی طرح رہنے دیں، اس میں تصرف نہ کریں۔

(۳) مروان تو صحابی نہیں ہیں۔ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے تہذیب التہذیب میں لکھا ہے :

قَالَ الْبُخَارِیُّ لَمْ یَرَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

''امام بخاریؒ نے فرمایا ہے کہ اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا''۔

اسی کتاب میں دو سطروں کے بعد لکھا ہے کہ مروان نے ایک گفتگو میں کہا :

لَیْسَ ابْنُ عُمَرَ بِاَخْیَرَ مِنِّیْ وَلٰکِنَّہٗ اَسَنُّ مِنِّیْ وَکَانَتْ لَہٗ صُحْبَۃٌ . (تھذیب التھذیب ص ۹۲ ج ۱۰)

''حضرت ابن عمرؓ مجھ سے بہتر نہیں ہیں لیکن وہ مجھ سے عمر میں زیادہ بڑے ہیں اور انہیں رسول اللہ ﷺ کی صحبت ملی ہے''۔

اسی میں لکھا ہے کہ :

وَعَابَ الْاِسْمٰعِیْلِیُّ عَلَی الْبُخَارِیِّ تَخْرِیْجَ حَدِیْثِہٖ .

''اسمٰعیلی نے امام بخاریؒ پر اِن کی روایت نقل کرنے کو معیوب قرار دیا ہے''۔

اسی صفحہ پر لکھا ہے :

وَعُدَّ مِنْ مُّوْبِقَاتِہٖ اَنَّہٗ رَمٰی طَلْحَۃَ اَحَدَ الْعَشَرَۃِ یَوْمَ الْجَمَلِ وَھُمَا جَمِیْعًا مَعَ عَائِشَۃَ فَقَتَلَ .

''اُن کے مہلک اعمال میں یہ بات شمار کی گئی ہے کہ اُنہوں نے حضرت طلحہؓ کو جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں جمل کے دِن تیر مارا اور وہ دونوں حضرت عائشہؓ کے ساتھ تھے تو اِن کو شہید کر دیا''۔

اِس واقعہ کو ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح لکھا ہے کہ لوگوں میں یہ چرچا تھا کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اُن لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا تھا اور اِن پر دباؤ ڈالا تھا اس لیے مروان نے موقع پا کر اِنہیں شہید کیا۔

وہ لکھتے ہیں :

وَلَا یَخْتَلِفُ الْعُلَمَاءُ الثِّقَاتُ فِیْ اَنَّ مَرْوَانَ قَتَلَ طَلْحَةَ یَوْمَئِذٍ وَکَانَ فِیْ حِزْبِہٖ.

'' معتبر علماء کا اِس بات میں اِختلاف ہی نہیں ہے کہ مَروان نے حضرت طلحہؓ کو اُس دن شہید کیا اور وہ اُسی جماعت (لشکر) میں تھے''۔

اِس سے اگلے صفحہ پر اِس کے قاتل ہونے کی سندیں ذکر کی ہیں۔ یہ سندیں امام بخاریؒ کی صحیح بخاری کی سندیں ہیں یا اِن کی شروط پر ہیں، مثلاً

(۱) اِبْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ قَالَ نَا قَیْسٌ.

(۲) وَکِیْعٌ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ قَیْسٍ .

(۳) حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ .

اس میں ہے **فَاَقَرَّ مَرْوَانُ اَنَّہٗ رَمَاہُ** کہ مروان نے اِقرار کیا کہ اُس نے ہی اِن کے تیر مارا ہے۔ اُنہوں نے یہ روایت بھی دی ہے کہ اُس نے ابان بن عثمانؓ سے کہا کہ میں تمہارے والد کے بعض قاتلوں کے لیے تو کافی ہوگیا ہوں۔ اور یہ روایت بھی دی ہے کہ میں آج کے بعد اپنے خون کا بدلہ نہ لوں گا۔ (اِستیعاب حرف الطاء ج ۱ ص ۲۰۷ و ۲۰۸)

اِس کے قاتل ہونے کی صحیح روایتیں حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے ''اِصابہ'' میں دی ہیں۔ (ج ۲ ص ۲۲۲ مطبوعہ مصر ۱۹۳۹ء)

مروان کے صحابی نہ ہونے کی وجہ اور ان کے والد کا حال اگر کسی کے پاس **اُسْدُ الْغَابَةِ** مل جائے تو اِس میں حرف حاء میں ''حکم بن ابی العاص'' نکلوا کر دیکھ لیں، دوسری جلد میں ص ۳۳ پر شروع ہوا ہے، کوئی ڈیڑھ صفحہ ہوگا۔

یہ فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے پھر مدینہ شریف آئے یا مکہ مکرمہ ہی میں تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی تاک جھانک کرتے تھے اور چال کی نقل اُتارتے تھے۔ ایک دن رسول کریم ﷺ نے خود دیکھا تو انہیں مدینہ شریف سے چلے جانے کا حکم دیا، یہ طائف چلے گئے۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے عہد میں اُنہوں نے مدینہ شریف آنا چاہا لیکن انہوں نے اجازت نہیں دی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو آپ نے انہیں آنے کی اجازت دیدی۔ جب اِن سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اِن کی سفارش کی تھی تو آپ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ میں انہیں بلالوں گا........ یہ اُس کا خلاصہ ہے، **واللّٰہ اعلم** بہرحال وہ (حکم بن ابی العاص) صحابی ہیں، ممکن ہے اسلام قبول کرنے کے بعد ابتداء میں ایسی لغزش ہوئی ہو۔

حافظ ابن حجرؒ نے بخاری شریف کی شرح کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ حضرت طلحہؓ کو شہید کرنے میں تو انہوں نے تاویل کی تھی (یعنی اِن کے دماغ میں یہ تھا کہ یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کرانے والوں میں ہیں) انہوں نے لکھا ہے کہ اِن سے اُس زمانہ تک کی روایتیں لی گئی ہیں جب تک کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مقابلہ اور اُن کی مخالفت نہ کی تھی۔ (مقدمہ فتح الباری ص ۲۱۲ حصہ دوم)

بس یہ حقیقت حال ہے اور بہت سی کتابوں میں بھی یہ مضمون میں نے دیکھا ہے۔ خلاصہ یہ ہوا کہ وہ صحابی نہیں ہیں اِن سے سخت قسم کی غلطی ہوئی ہے کہ حضرت طلحہؓ کو بے تحقیق شہید کیا۔ یہ اِن پر سخت قسم کا اعتراض ہے اور حدیثیں اِن سے ایک خاص زمانہ تک کی لی گئی ہیں اور ایسی حدیث کوئی نہیں ہے جس کی دیگر محدثین کی روایتوں سے تصدیق نہ ہوتی ہو۔

دوسرے یہ کہ ایک آدمی نے جو جرم کیا ہو اُسی کا الزام لگایا جائے گا جو جرم نہ کیا ہو یعنی ''**كِذْبٌ فِي الْحَدِيْثِ**'' اِس کا الزام اُن پر کیوں لگایا جائے یہ گناہ انہوں نے نہیں کیا اگر ایسا کرتے تو سخت بدنامی ہوتی۔ یہ اُن کے لیے کم از کم سیاسۃً بھی مضر ہوتی۔

اِس لیے میرے خیال میں اِن سے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا درجہ بہت بڑا ہے۔

(۴) ابن تیمیہؒ کا یزید کے موضوع پر ایک مستقل رسالہ ہے۔ اس کا نام ہے **''سوال فی یزید''** اس میں لکھتے ہیں :

ثُمَّ افْتَرَقُوْا ثَلَاثَ فِرَقٍ فِرْقَةٌ لَعَنَتْهُ وَفِرْقَةٌ اَحَبَّتْهُ وَفِرْقَةٌ لَا تَسُبُّهٗ وَلَا تُحِبُّهٗ وَهٰذَا

هُوَ الْمَنْصُوْصُ عَنِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ وَعَلَيْهِ الْمُقْتَصِدُوْنَ مِنْ اَصْحَابِهٖ وَغَيْرِهِمْ مِّنْ جَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ. قَالَ صَالِحُ ابْنُ اَحْمَدَ قُلْتُ لِاَبِیْ اِنَّ قَوْمًا يَقُوْلُوْنَ اِنَّهُمْ يُحِبُّوْنَ يَزِيْدَ فَقَالَ يَا بُنَیَّ وَهَلْ يُحِبُّ يَزِيْدَ اَحَدٌ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ قُلْتُ يَا اَبَتِ فَلِمَاذَا لَا تَلْعَنُهٗ فَقَالَ يَا بُنَیَّ وَمَتٰى رَاَيْتَ اَبَاكَ يَلْعَنُ اَحَدًا.

''پھر اہل سنت کے تین فرقے ہوگئے۔ایک تو اُس پر لعنت کرتا ہے، دوسرا اُس سے محبت رکھتا ہے تیسرا نہ برا کہتا ہے نہ محبت رکھتا ہے۔اور یہی وہ قول ہے جو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے صاف طرح منقول ہے اور اُن کے متبعین وغیرہم سارے ہی مسلمانوں میں سے میانہ روی اختیار کرنے والے اِسی کے قائل ہیں۔صالح ابن امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد صاحب سے کہا کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وہ یزید کو محبوب رکھتے ہیں۔انہوں نے فرمایا بیٹا کیا یزید سے کوئی بھی اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھنے والا محبت رکھتا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ابا جان پھر آپ اُس پر لعنت کیوں نہیں بھیجتے؟ فرمانے لگے بیٹا تم نے اپنے باپ کو کسی پر بھی لعنت کرتے کب دیکھا ہے؟''

وَقَالَ مُهَنَّا سَاَلْتُ اَحْمَدَ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْيَانَ فَقَالَ هُوَ الَّذِیْ فَعَلَ بِالْمَدِيْنَةِ مَا فَعَلَ قُلْتُ وَمَا فَعَلَ ؟ قَالَ قَتَلَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَعَلَ قُلْتُ وَمَا فَعَلَ قَالَ نَهَبَهَا قُلْتُ فَيُذْكَرُ عَنْهُ الْحَدِيْثُ قَالَ لَا يُذْكَرُ عَنْهُ حَدِيْثٌ وَهٰكَذَا ذَكَرَ الْقَاضِیْ اَبُوْ يَعْلٰى وَغَيْرُهٗ...... (سوال فی یزید ص ۲۷)

''اور مُہنّا نے بیان کیا کہ میں نے امام احمدؒ سے یزید ابن معاویہؓ ابن ابی سفیانؓ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا وہ وہی ہے جس نے مدینہ منورہ میں کیا کیا کچھ کیا۔میں نے دریافت کیا کہ کیا کیا ہے؟ فرمایا کہ اُس نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام کو شہید کیا اور (بہت کچھ) کیا۔میں نے دریافت کیا کہ اور کیا کیا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا کہ اُس نے مدینہ شریف کو لُوٹا ہے۔میں نے پوچھا کہ کیا اِس سے کسی حدیث کی روایت ہے؟ انہوں

نے فرمایا کہ اُس سے کوئی حدیث منقول نہیں ہے۔ اور اِسی طرح قاضی ابویعلیٰ وغیرہ نے ذکر کیا ہے''۔

اِسی رسالہ میں ابن تیمیہؒ ص ۳۰ پر ایک حاکم سے اپنی گفتگو میں یہی جملہ نقل کرتے ہیں :

لَا نَسُبُّهٗ وَلَا نُحِبُّهٗ فَاِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ رَجُلًا صَالِحًا فَنُحِبَّهٗ .

''نہ ہم اُسے برا کہتے ہیں اور نہ اُس سے محبت رکھتے ہیں کیونکہ وہ کوئی صالح شخص تو تھا نہیں کہ اُس سے محبت رکھیں''۔

پھر اِن سے پوچھا گیا :

اَمَا كَانَ ظَالِمًا ؟ اَمَا قَتَلَ الْحُسَيْنَ ؟ فَقُلْتُ لَهٗ نَحْنُ اِذَا ذُكِرَ الظَّالِمُوْنَ كَالْحَجَّاجِ ابْنِ يُوْسُفَ وَاَمْثَالِهٖ نَقُوْلُ كَمَا قَالَ اللّٰهُ فِى الْقُرْاٰنِ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ وَلَانُحِبُّ اَنْ نَّلْعَنَ اَحَدًا بِعَيْنِهٖ وَقَدْ لَعَنَهٗ قَوْمٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ وَهٰذَا مَذْهَبٌ يَسُوْغُ فِيْهِ الْاِجْتِهَادُ لٰكِنْ ذَالِكَ الْقَوْلُ اَحَبُّ اِلَيْنَا وَاَحْسَنُ. وَاَمَّا مَنْ قَتَلَ الْحُسَيْنَ اَوْ اَعَانَ عَلٰى قَتْلِهٖ اَوْ رَضِىَ بِذَالِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا. (سوال فی يزيد ص ۳۰)

''کیا وہ ظالم نہ تھا؟ کیا اُس نے حضرت حسینؓ کو شہید نہیں کیا؟ میں نے (گورنر) سے کہا کہ ہم ظالموں کے ذکر کے وقت جیسے حجاج بن یوسف اور اُس جیسے اور لوگوں کا تذکرہ ہو تو وہی جملہ کہہ دیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے **اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ.** اور ہم یہ پسند نہیں کرتے کہ کسی کو معین کر کے (اُس کا نام لے کر) لعنت کریں۔ ہاں علماء کے ایک طبقہ نے اُس پر لعنت کی ہے اور اِس میں اجتہاد کی گنجائش ہے۔ لیکن ہمیں یہی بات زیادہ پسند ہے اور ہمارے نزدیک اچھی ہے اور حضرت حسینؓ کو جس نے شہید کیا یا اُن کے شہید کرنے والوں کی مدد کی یا اُس پر مطمئن اور رضامند ہوا تو اُس پر خدا کی اُس کے فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔ اللہ اُس سے اُس کے عذاب کا کوئی بدل قبول نہ کرے''۔

بہر حال آپ کی معلومات کے لیے جو لکھا گیا اتنا بھی کافی ہوسکتا ہے۔ جو آپ کی طلب تھی اُس کا جواب آ گیا ہے کہ مروان کے واقعہ کی سند کیا ہے اور حوالہ کیا ہے اور یزید کے بارے میں ابن تیمیہؒ کے یہ جملے کہاں ہیں؟ اندازہ کریں یزید کا مقابلہ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ سے کیسے کیا جاسکتا ہے۔ دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ انہیں ساتھ ساتھ لکھنا بھی غلط ہے۔

(۵) حدیث شریف میں بارہ اماموں کا ذکر آیا ہے مگر یہ نہیں آیا کہ مسلسل ہوں گے۔

(۶) آپ نے لکھا ہے ''بلوانے والے کوفی، شہید کرنے والے کوفی، ماتم کرنے والے کوفی، اتہام لگانے والے کوفی''۔

لیکن عبید اللہ بن زیاد تو کوفی نہ تھا، وہ یزید کا گورنر تھا۔ یزید نے اُسے گورنری سے معزول بھی نہیں کیا۔ اس لیے یزید کو بھی بُرا کہا جاتا ہے۔ پھر یزید نے مدینہ منورہ پر لشکر کشی کی اور پھر مکہ مکرمہ پر، اور وہاں گولہ باری بھی کی جس سے بیت اللہ کی بنیادیں کمزور ہوگئیں اور حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ تعمیر کیا۔

اتفاق کی بات ہے کہ میں نے ابو مخنف کی روایتیں اب تک نہیں دیکھیں۔ میں نے جو کچھ لکھا تھا وہ حدیث شریف کی کتابوں سے لیا تھا۔

آپ سب سے پہلے حضرت شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ کا مطالعہ کریں، اُس میں اِس قسم کے سوالات اور جوابات ہیں۔ وہی صحیح مؤقف ہے۔ آج تک علماءِ دیوبند کا بھی وہی مؤقف ہے۔ باقی لمبی بحثوں سے انسان تشویش میں پڑ جاتا ہے یا پھر خود پوری طرح مطالعہ کرسکے اور کتابیں اور علماء دونوں میسر ہوں تب بھر پور اور مکمل فائدہ ہوتا ہے۔

نوٹ : آج کل '' فضائلِ جہاد اور طریقۂ جہاد'' پر لکھنے کی ضرورت ہے اور یہ کہ اسلام نے غریب آدمی کے لیے کیا کیا مدد کی اور اُس کی رعایت کی کیا کیا سبیلیں رکھی ہیں۔ اِس طرف جلد توجہ کریں۔

والسلام

حامد میاں غفرلہٗ

۵ / مارچ ۱۹۸۰ء